34745 ـ عورت كے ليے اپنے محرم مردوں اور عورتوں كے سامنے كيا كچھ ظاہر كرنا جائز ہے

سوال

آج كل جو عورتيں مردوں كى غير موجودگى ميں عورتوں كے سامنے بہت چھوٹا لباس پہنتى ہيں ان كے متعلق آپ كى رائے كيا ہے، اور كچھ لباس تو ايسے بھى ہيں جن سے كمر اور پيٹ كا بہت زيادہ حصہ بھى ننگا ہو رہا ہوتا ہے، يا پھر گھر ميں اپنى اولاد كے سامنے يہ چھوٹا لباس (مثلا شرٹ) وغيرہ پہننے كا حكم كيا ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اس سلسلہ ميں مستقل فتوى اينڈ علمى ريسرچ كميٹى نے ايك فتوى جارى كيا ہے، جو درج ذيل ہے:

رب العالمين و الصلاۃ والسلام على نبينا محمد و على آلہ و صحبہ اجمعين.

اما بعد:

سب تعريفات اللہ رب العالمين كے ليے ہيں، اور ہمارے نبى محمد صلى اللہ عليہ وسلم پر درود و سلام اور ان كے صحابہ كرام پر اللہ كى رحمتيں ہوں.

اما بعد:

اسلام كے شروع ميں مومنوں كى عورتيں اللہ تعالى اور اس كے رسول صلى اللہ عليہ وسلم پر ايمان كى بركت، اور قرآن و سنت كى پيروى سے عفت و عصمت اور شرم و حياء اور عزت و حشمت اور پاكيزگى كى آخرى حد تك پہنچى ہوئى تھيں.

اور اس دور ميں عورتيں ايسا لباس پہنتى تھيں جو مكمل ساتر اور پردہ كا حامل ہوتا تھا، اور جب عورتيں آپس ميں جمع ہوتيں يا پھر اپنے محرم مردوں كے سامنے ہوتيں تو ان كے متعلق كسى بھى قسم كى بےپردگى معلوم ہى نہيں، اور ـ الحمد للہ ـ اس اچھى اور صحيح سنت پر امت كى عورتوں كا عمل كئى صديوں تك جارى رہا، حتى كہ قريب كے ايام تك.

اور اس كے بعد بہت سارى عورتوں نے اپنے لباس اور اخلاق ميں كئى خرابياں پيدا كر ليں، اس كے كئى ايك اسباب تھے جن كے ذكر كى جگہ يہ نہيں ہے.

علمی ریسرچ اینڈ فتوی کمیٹی کو عورت کا عورت کو دیکھنے، اور عورت کے لباس میں کیا لازم ہے کے متعلق بہت سارے سوالات آئے ہیں، ان سوالات کو مد نظر رکھتے ہوئے کمیٹی عموما مسلمان عورت کے لیے یہ بیان کرنا چاہتی ہے کہ:

عورت کو شرم و حیاء کے زیور سے مزین ہونا چاہیے، جسے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایمان کا ایک حصہ اور شاخ قرار دیا ہے، اور پھر شرعی اور عرفی طور پر بھی شرم حیاء کا حکم ہے، کہ عورت کو باپرد اور عفت و عصمت کے ساتھ رہنے چاہیے، اور اسے ایسا اخلاق اپنانا چاہیے جو اسے فتنہ و خرابیاں اور شک کے مقام سے دور رکھے.

قرآن مجید کا ظاہر اس پر دلالت کرتا ہے کہ عورت کسی دوسری عورت کے سامنے وہی کچھ ظاہر کر سکتی ہے جو وہ اپنے کسی محرم مرد کے سامنے ظاہر کر سکتی ہے، جس کی عام طور پر گھر میں کام کاج کرتے ہوئےظاہر کرنے کی عادت بن چکی ہے، جیسا کہ اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

اور آپ مومن عورتوں کو کہہ دیجئے کہ وہ بھی اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں، اور اپنی زینت کو ظاہر نہ کریں، سوائے اسکے جو ظاہر ہے، اوراپنے گریبانوں پر اپنی اوڑھنیاں ڈالے رہیں، اور اپنی آرائش کو کسی کے سامنے ظاہر نہ کریں، سوائے اپنے خاوندوں کے، یا اپنے والد کے، یا اپنے سسر کے، یا اپنے بیٹوں کے، یا اپنے خاوند کے بیٹوں کے، یا اپنے بھائیوں کے، یا اپنے بھتیجوں کے، یا اپنے بھانجوں کے، یا اپنے میل جول کی عورتوں کے، یا غلاموں کے، یا ایسے نوکر چاکر مردوں کے جو شہوت والے نہ ہوں، یا ایسے بچوں کے جو عورتوں کے پردے کی باتوں سے مطلع نہیں، اور اس طرح زور زور سے پاؤں مار کر نہ چلیں کہ انکی پوشیدہ زینت معلوم ہو جائے، اے مسلمانو! تم سب کے سب اللہ کی جانب توبہ کرو، تا کہ تم نجات پا جاؤ النور (31).

اور جب نص قرآنی یہ ہے تو سنت نبوی بھی اس پر دلالت کرتی ہے، کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ و سلم کی ازواج مطہرات، اور صحابہ کرام کی بیویوں کا بھی عمل اسی پر رہا ہے، اور ان کے بعد امت کی عورتوں کا عمل بھی ہمارے اس دور تک یہی رہا ہے، اور آیت میں مذکورین کے سامنے جو ظاہرکرنے کے متعلق آیا ہے یہ وہی اعضاء ہیں جو عادتا عورت گھر میں کام کاج کے وقت ظاہر کرتی ہے، اور اس کے لیے اس سے اجتناب کرنا مشکل ہوتا ہے، مثلا: سر اور دونوں ہاتھوں، اور گردن، اور دونوں قدم.

لیکن اس کے علاوہ اور عضاء بھی ننگے کرنے میں وسعت اختیار کرنا ایسی چیز ہے جس کے جواز پر کتاب و سنت سے کوئی دلیل نہیں ملتی، اور پھر یہ عورت کے لیے بھی فتنہ اور خرابی کی راہ ہے، اور یہ ان عورتوں کے مابین موجود ہے، اور اس میں دوسری عورتوں کے لیے برا نمونہ بھی ہے.

اور اسی طرح اس میں کافر، اور فاحشہ اور بدکار عورتوں کے لباس کے ساتھ مشابہت بھی ہوتی ہے، اور صحیح

حدیث میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" جو کوئی بھی کسی قوم سے مشابہت کرتا ہے تو وہ انہی میں سے ہے "

اسے امام احمد اور ابو داود نے روایت کیا ہے.

اور صحیح مسلم میں عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالی عنہما سے مروی ہے کہ:

" نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد اللہ بن عمرو کو دو زرد کپڑوں میں دیکھا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا:

" بلاشك یہ کپڑے کفار کا لباس ہیں، تم انہیں نہ پہنو "

صحیح مسلم حدیث نمبر (2077).

اور صحیح مسلم میں ہی ایك اور حدیث میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" جہنمیوں کی دو قسمیں ہیں جنہیں میں نے نہیں دیکھا، ایك وہ قوم جن کے ہاتھوں میں گائے کی دموں جیسے کوڑے ہونگے وہ اس سے لوگوں کو مارینگے، اور وہ لباس پہننے والی ننگی عورتیں جو خود مائل ہونے والی اور دوسروں کو مائل کرنے والی، ان کے سر بختی اونٹوں کی مائل کوہانوں کی طرح ہونگے، وہ نہ تو جنت میں داخل ہونگی اور نہ ہی جنت کی خوشبو ہی پائینگی، حالانکہ جنت کی خوشبو اتنی اتنی مسافت سے پائی جاتی ہے "

صحیح مسلم حدیث نمبر (2128).

اور " کاسیات عاریات " کا معنی یہ ہے کہ: عورت ایسا لباس پہنے جو اسے چھپائے ہی نہ تو اس نے لباس تو پہن رکھا ہے، لیکن حقیقت میں وہ ننگی ہے مثلا: جس عورت نے اتنا باریك لباس پہن رکھا ہو جو نیچے سے اس کی جلد کی رنگت بھی واضح کر رہا ہو، یا پھر وہ لباس جو عورت کے جسم کے اعضاء اور جوڑ اور انگ انگ کو واضح کر رہا ہو، یا پھر وہ چھوٹا لباس جس سے جسم کے بعض اعضاء ننگے ہو رہے ہوں.

اس لیے مسلمان عورتوں پر یہ متعین ہو جاتا ہے کہ وہ اس طریقہ کو اختیار کریں جس پر امہات المومنین اور صحابہ کرام کی عورتیں تھیں، اور اس امت میں سے ا نکی بہتر طریقہ پر پیروی کرنے والوں کی عورتوں کی راہ کو اختیار کریں.

اور ستر پوشی اور عزت و حشمت اور عفت و پاکدامنی کی حرص رکھیں، کیونکہ یہ فتنہ کے اسباب سے بہت دور ہے،

اور پھر خواہشات اور فحش کاموں کے اسباب کو ابھارنے والی اشیاء سے نفس کو پاك صاف رکھتا ہے.

اسی طرح مسلمان عورتوں کو اللہ تعالی اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت و فرمانبرداری کرتے، اور اللہ کی جانب سے اجر و ثواب کی امید، اور اللہ تعالی کے عقاب و سزا کا خوف رکھتے ہوئے اللہ تعالی اور اس کے رسول کے حرام کردہ لباس جس میں کفار، اور فاحشہ عورتوں کی مشابہت ہوتی ہو سے اجتناب کرنا چاہیے.

اسی طرح ہر مسلمان پر واجب ہے کہ وہ اللہ تعالی کا تقوی اختیار کرتے ہوئے اپنے ماتحت عورتوں کے متعلق اللہ سے ڈرے، اور انہیں اللہ تعالی اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے حرام کردہ فحش اور ننگا اور پرفتن لباس نہ پہننے دے، اور اسے یہ معلوم ہونا چاہیے کہ وہ ایك ذمہ دار ہے ا ور اس نے اپنی رعایا کے متعلق روز قیامت جواب دینا ہے.

اللہ تعالی سے ہماری دعا ہے کہ وہ مسلمانوں کی حالت درست کرے اور ہم سب کو صحیح راہ کی توفیق نصیب فرمائے، یقینا اللہ تعالی سننے والا اور قبول کرنے والا اور قریب ہے، اور اللہ تعالی ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی آل اور ان کے صحابہ کرام پر اپنی رحمتیں نازل فرمائے.

دیکھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (17 / 290).

اور فتاوی کمیٹی کے فتاوی جات میں یہ بھی درج ہے:

اولاد کے سامنے وہ کچھ ننگا اور ظاہر کرنا جائز ہے، جسے ظاہر کرنا اور ننگا کرنا عادت ہو مثلا: چہرہ، ہاتھ، بازو، پاؤں وغیرہ . اھـ

دیکھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (17 / 297).

واللہ اعلم .